٦۔ رات

اسمٰعیلؔ میرٹھی

پہلی بات : رات کے دن میں بدلنے اور مختلف موسموں کے آنے جانے سے ہمیں تبدیلی کا احساس ہوتا ہے۔ اگر ایسا نہ ہوتو ہم زندگی کی یکسانیت سے بیزار ہوجائیں۔ خدا نے دن کام کرنے کے لیے بنایا اور تھکے ماندے انسانوں اور جانداروں کے آرام کرنے کے لیے رات بنائی۔ ذیل کی نظم میں شاعر نے رات کی راحت و آرام کو خوب صورت انداز میں بیان کیا ہے۔

جان پہچان : اسمٰعیلؔ میرٹھی کی پیدائش میرٹھ میں ۱۸۴۳ء میں ہوئی۔ انھوں نے رُڑکی کے کالج میں انجینئرنگ کی تعلیم حاصل کی اور میرٹھ میں انسپکٹر آف اسکول کی حیثیت سے خدمات انجام دیں۔ انھوں نے 'اُردو زبان کا قاعدہ' اور 'اُردو کی پہلی کتاب' بھی تیار کی تھی۔ اسمٰعیلؔ میرٹھی نے آسان اور سادہ زبان میں بچوں کے لیے نظمیں لکھیں جو بہت مقبول ہوئیں۔ بچوں کے ادب میں انھیں نمایاں مقام حاصل ہے۔ یکم نومبر ۱۹۱۷ء کو میرٹھ میں ان کا انتقال ہوگیا۔

گیا دن ، ہوئی شام ، آئی ہے رات
خدا نے عجب شے بنائی ہے رات

نہ ہو رات تو دن کی پہچان کیا
اُٹھائے مزہ دن کا انسان کیا

ہوئی رات ، خلقت چُھٹی کام سے
خموشی سی چھائی سرِ شام سے

مسافر نے دن بھر کیا ہے سفر
سرِ شام منزل پہ کھولی کمر

درختوں کے پتّے بھی چپ ہوگئے
ہَوا تھم گئی پیڑ بھی سو گئے

اندھیرا اُجالے پہ غالب ہوا
ہر اک شخص راحت کا طالب ہوا

ہوئے روشن آبادیوں میں چراغ
ہوا سب کو محنت سے حاصل فراغ

کسان اب چلا کھیت کو چھوڑ کر
کہ گھر میں کرے چَین سے شب بسر

تھپک کر سُلایا اسے نیند نے
تردّد بُھلایا اسے نیند نے

غریب آدمی جو کہ مزدور ہیں
مشقّت سے جن کے بدن چوُر ہیں

وہ دن بھر کی محنت کے مارے ہوئے
وہ ماندے تھکے اور ہارے ہوئے

نہایت خوشی سے گئے اپنے گھر
ہوئے بال بچّے بھی خوش دیکھ کر

گئے بھول سب بال بچّوں کا غم
سویرے کو اُٹھیں گے اب تازہ دم

خلاصۂ کلام : شاعر کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ بے شمار عنایتوں میں رات ایک بڑی نعمت ہے۔ رات سے ہی دن کی پہچان ہے۔ مسافر دن بھر سفر کا حوصلہ کرتا ہے اور شام کو آرام کی غرض سے منزل پر ٹھہرتا ہے۔ جیسے جیسے دن ڈھلتا جاتا ہے اندھیرا اُجالے پر چھا جاتا ہے۔ سرِ شام آبادیوں میں چراغ روشن ہوجاتے ہیں۔ کسان، غریب مزدور دن بھر محنت و مشقت کے بعد تھکے ماندے ہونے کے باوجود خوشی خوشی گھر پہنچتے ہیں تو بیوی بچے بھی خوش ہوجاتے ہیں۔ نیند سب غم پریشانی بھلا دیتی ہے اور وہ رات کو اطمینان سے سوجاتے ہیں اور دوسرے دن صبح ہی تازہ دم ہوکر پھر اپنے کام کے لیے نکل پڑتے ہیں۔

معنی و اشارات

مزہ اُٹھانا	–	لطف اُٹھانا	Enjoy oneself
خلقت	–	لوگ	Mankind
غالب آنا	–	چھا جانا	Overcome, defeat
فراغ	–	فرصت، نجات	Leisure, freedom
طالب	–	طلب کرنے والا، مانگنے والا	Seeker, desirous
شب بسر کرنا	–	رات گزارنا	Spend night
تردّد	–	پریشانی	Hesitation

مشق

❂ ستون 'الف' اور ستون 'ب' کے مصرعوں کی مناسب جوڑیاں لگا کر مکمل شعر لکھیے۔

ستون 'الف'	ستون 'ب'
۱۔ نہ ہو رات تو دن کی پہچان کیا	سرِ شام منزل پہ کھولی کمر
۲۔ مسافر نے دن بھر کیا ہے سفر	تردّد بھلایا اسے نیند نے
۳۔ اندھیرا اُجالے پہ غالب ہوا	ہوئے بال بچے بھی خوش دیکھ کر
۴۔ تھک کر سلایا اسے نیند نے	مشقت سے جن کے بدن چوُر ہیں
۵۔ غریب آدمی جو کہ مزدور ہیں	اُٹھائے مزہ دن کا انسان کیا
۶۔ نہایت خوشی سے گئے اپنے گھر	ہر اک شخص راحت کا طالب ہوا

❂ الفاظ کی تبدیلی کے بغیر ان مصرعوں کو نثر میں لکھیے۔

مثال : گیا دن ہوئی شام آئی ہے رات

جواب : دن گیا، شام ہوئی، رات آئی ہے۔

۱۔ خموشی سی چھائی سرِ شام سے

۲۔ مسافر نے دن بھر کیا ہے سفر

۳۔ ہوئے روشن آبادیوں میں چراغ

۴۔ ہوا سب کو محنت سے حاصل فراغ

۵۔ تھک کر سلایا اسے نیند نے

❂ نظم سے صنعت تضاد کے دو شعر تلاش کرکے لکھیے۔

❂ نظم کے حوالے سے شام کا منظر لکھیے۔

❂ 'رات ہوگئی' اس کو ظاہر کرنے والا مصرع لکھیے۔

❂ نظم سے چار ہم معنی الفاظ کی جوڑیاں تلاش کرکے لکھیے۔

❂ رات اور دن خدا کی نعمتیں ہیں۔ اس پر چند جملے لکھیے۔

❂ درج ذیل الفاظ کے ہم صوت الفاظ لکھیے۔

انسان	غالب	چراغ	غم
↓	↓	↓	↓
....	....	....	....